38543 ـ طلوع فجر كے بعد لاعلمی میں كھانا كھالیا

سوال

یكم رمضان المبارك كوفجر كے وقت میری بیوی نے مجھے بیدار كیا اوركہنے لگے كیا پانی پینا ہے ؟ میں نے جب اس سے گلاس لیا توپوچھا كیا اذان ہوچكی ہے ؟ تووہ كہنے لگي ابھی نہیں ۔
لیكن پانی پینے كے پندرہ یا بیس منٹ بعد اقامت ہوگئي ، اس طرح میں نے اذان كے پانچ یا دس منٹ بعد پانی پیا تھا لھذا كیا مجھ پر كچھ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگركوئي شخص رات باقی سمجھتے ہوئے یا پھرطلوع فجر نہ ہونے كے گمان میں كھا پی لے تو ایسے شخص كے بارہ میں علماء كرام كا اختلاف ہے ، اوراسی طرح اس شخص كے بارہ میں بھی اختلاف كرتے ہیں جس نے غروب شمس سے قبل ہی غروب شمس كے گمان میں كھا لیا ۔

اس مسئلہ میں بہت سے علماء كرام كا مسلك تویہ ہے كہ اس كا روزہ فاسد ہوگا ، اوراس كے بدلے میں اسے روزہ ركھنا پڑے گا ۔

لیكن كچھ علماء كرام كہتے ہیں كہ : اس كا روزہ صحیح ہے اسے اپنا روزہ پورا كرنا چاہیے ، اوراس پراس روزہ كی قضاء نہیں ۔

اس قول كے قائلین میں تابعین میں سے امام مجاھد ، اورحسن ، شامل اورامام احمد كی ایك روایت بھی اوراسے شافعیہ میں سے المزنی نے اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہم اللہ جمیعا نے اختیار كیا ہے ، اورشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اسے راجح كہا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں :

جولوگ سب میں روزے كو صحیح قرار دیتے ہیں (یعنی جب كوئي دن كے شروع میں خطاء یا غلطی كرلے اوربھول جائے) وہ كہتے ہیں كہ ہماری دلیل زیادہ قوی ہے ، اوركتاب وسنت كی اس پر دلالت بھی ظاہر ہے ۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائيں اورغلطی کرلیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا ۔

تویہاں پر خطاء اورنسیان میں جمع کیا ہے ، اوراس لیے کہ جس نے حج اورنماز کے محظورات کا غلطی سےارتکاب کیا وہ بھول کرکرنے والے کی طرح ہی ہے ۔

اورصحیح بخاری میں یہ ثابت ہے کہ :

کہ صحابہ کرام نے عھد نبوی میں روزہ افطار کرلیا اورسورج تھا ، اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں کہ انہیں قضاء کا حکم دیا گیا ہو ۔

لیکن ھشام بن عروۃ کہتے ہیں کہ : قضاء ضروری ہے ، اوران کےوالد اس سے زيادہ علم رکھتے ہیں وہ یہ کہتے تھے : ان پر کوئي قضاء نہیں ۔

اورصحیحین میں ہے کہ :

کچھ صحابہ کرام اس وقت تک کھاتے تھے جب تک ان میں کسی ایک کو سفید دھاگہ اور سیاہ دھاگہ میں تمیز نہ ہوجاتی ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو یہ فرمایا تھا : تیرا سرہانہ تو بہت وسیع وعریض ہے ، بلکہ اس سےتو رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے ۔

اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ انہیں قضاء کاحکم دیا ہو ، یہ لوگ حکم سے لاعلم اورجاہل تھے تواس لیے غلطی کی ۔

عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ سےثابت ہے کہ :

انہوں نے روزہ افطار کرلیا پھر دن ظاہر ہوگیا تو وہ فرمانے لگے : ہم قضا نہیں کرینگے کیونکہ ہم اثم اورگناہ کی طرف مائل نہیں ۔

اور ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : ہم اس کی قضا کرینگے ۔ لیکن پہلی روایت کی سند زيادہ قوی اورثابت ہے ۔

اور ان سے یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا : یہ معاملہ آسان ہے ۔

اس کی کچھ تو تاویل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا قضاء کا معاملہ آسان ہے ،لیکن الفاظ اس پردلالت نہیں کرتے ۔

مجموعی طور پر اثرو نظر کے اعتبارسے یہ قول زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے اورکتاب وسنت اورقیاس کی دلالت سے زیادہ مشابہ ہے ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (20 / 572 ـ 573) اورشرح الممتع (6 / 411)

تواس طرح روزہ صحیح ہونے اوراس پر قضاء نہ ہونے کے قول کے دلائل کی قوت ظاہرہوتی ہے ، لیکن اس کے باوجود اگر مسلمان احتیاط کرے اوراس کی قضا میں روزہ رکھے تو یہ بہتر اوراحسن ہے ۔

واللہ اعلم .